فون نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قیمت سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ سہ ماہی ۷

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۵ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش / ۵ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے آج کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نقرس کے شدید دورے کے باعث ناساز ہے۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور حضور کا سایہ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مفصل اطلاع

حضور کے اپنے الفاظ میں

پچھلے سال اکتوبر میں جابہ سے واپسی پر میری بیماری کی تکلیف کچھ اس طرح بڑھ گئی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے فالج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کی رائے تھی۔ کہ یہ فالج کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بار بار موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ہے۔ اس وقت تو طبیعت بہت گھبرا گئی تھی۔ اور میں ڈرتا تھا کہ جلسہ میں بھی شامل ہو سکوں گا یا نہیں۔ مگر اس کے بعد اس حالت میں افاقہ ہو گیا۔ لیکن جنوری کے آخر میں متعدد بار نقرس کا جو میری پرانی بیماری ہے شدید دورہ ہوا پرسوں اس کا دورہ اتنا شدید ہوا۔ اور دائیں ٹانگ پر ہوا۔ کہ مجھے یہ وہم پڑ گیا۔ کہ شاید میری دائیں طرف بھی فالج گر رہا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ فالج اگر ہوتا تو ضروری تھا کہ ایک وقتی بے ہوشی آتی۔ چونکہ وہ آپ کو نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ فالج نہیں ہے۔ بلکہ نقرس ہی ہے۔ چنانچہ نقرس کا علاج شروع کیا گیا۔ اور ۳ فروری کی صبح سے کسی قدر افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر موسم میں خوشگوار تبدیلی رہی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ تو امید ہے کہ تین چار دن تک یہ بیماری بھی ہٹ جائے گی۔ اور پھر پرانی صحت عود کر آئے گی۔ جس سے مراد میری آج سے پندرہ سال پہلے والی صحت نہیں۔ بلکہ وہ صحت مراد ہے جو ولایت سے واپسی والے سال تھی۔ اور جو ۱۹۵۶ء میں مری میں تھی۔ اگر وہی مکمل صحت حاصل ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ میری زندگی ایک بے معنی لفظ نہ بن جائیگی۔ بلکہ خدا تعالیٰ مجھ سے ایسے کام لیتا رہے گا۔ جس سے عالم اسلام کو فائدہ پہنچتا رہے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

۵۸/۲/۳

یوم وقف جدید ۹ فروری ۱۹۵۸ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ پر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی اہم تحریک "وقف جدید" کے نام سے جاری فرمائی ہے۔ چونکہ یہ تحریک بھی ان خدائی تحریکات میں سے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ رفاہ و اصلاح خلق کے واسطے جاری فرمائی ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے فرشتے جماعت کو ابھار رہے ہیں۔ کہ وہ آگے بڑھ کر "تحریکات وقف جدید" کو کامیاب و کامران بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق شمع احمدیت کے پروانے اپنے اموال و نفوس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ۹ فروری کو یوم "وقف جدید" منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس روز سب جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے کر کے سب دوستوں تک اس تحریک کو پہنچا کر اور ان سے وعدے لے کر مکمل فہرستیں بھجوائیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی احمدی اس سعادت سے محروم نہ رہے۔ امراء کرام سے درخواست ہے۔ کہ اس سلسلہ میں نمایاں سعی فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(دفتر وقف جدید)

یوم مصلح موعود اور خدام

جیسا کہ اخبار الفضل کے متعدد اعلانات سے ظاہر ہے کہ امسال بھی انشاء اللہ ۲۰ فروری کو جملہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں یوم مصلح موعود منائیں گی۔ تمام مجالس اسے کامیاب بنانے کے لئے پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ اس میں تعاون کریں۔ چونکہ ہر

جماعت میں لائبریری کا انتظام نہیں۔ اس لئے مقررین کی سہولت کے لئے پیشگوئی کے اصل الفاظ بابت مصلح موعود مجلس مرکزیہ نے اشتہار کی صورت میں شائع کروائے ہیں۔ ضرورت مند مجالس ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ہمارا اشتہار فوراً منگوالیں

خاکسار۔ مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۸ء

مایوسی

الاعتصام ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء میں مولانا ظفر احمد صاحب انصاری ایم۔ اے سابق ناظم تعلیمات اسلامی کراچی کے ایک طنزیہ مضمون "اسلامی دنیا تذبذب کے عالم میں" کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون مولانا موصوف نے لاہور کے گزشتہ اسلامی مذاکرہ میں پڑھنے کے لئے لکھا تھا مگر اس کی اجازت نہ دی گئی۔

فاضل مضمون نگار نے طنز کے رنگ میں اسلامی دنیا کا نقشہ دنیا کے طاقتی دو بلاکوں روس اور امریکہ کے تعلق سے کھینچا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ کس طرح یہ دونوں بلاک اسلامی دنیا کے ساتھ اپنی بدسلوکیوں کو جائز اور برحق ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شروع میں مولانا ظفر احمد صاحب نے تھوڑے سے الفاظ میں ترکی خلافت کے انتشار کا نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ مغرب نے کس طرح اس عظیم سلطنت کو آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ پہلی عالمی جنگ میں کس طرح دنیائے عرب کو ترکوں سے علیحدہ کیا گیا۔ اور پھر بجائے موعودہ آزاد اور متحدہ عرب ریاست کے کس طرح بعد میں چھوٹی چھوٹی عرب ریاستیں قائم کر دی گئیں۔ اور

"اس میں اس احتیاط اور چالاکی سے کام لیا کہ ان میں سے کوئی اس قدر قوت بھی حاصل نہ کر لے۔ کہ وہ کسی موقعہ پر خطرہ بن سکے۔ یہ تو مغربی ممالک کا عرب دنیا سے سلوک ہے۔ مولانا بتاتے ہیں کہ دوسرے بلاک روس نے بھی ترکی سلطنت کے ساتھ وسطی ایشیا میں یہی سلوک کیا چنانچہ لکھا ہے

"وسطی ایشیا روسی مقبوضات وغیرہ میں مسلح قوت سے لوگوں کے جان و مال کو تباہ کر کے اور انہیں روحانی ذہنی اور جسمانی طور پر ابدی غلام بنا کر اس قسم کی غداریوں اور جھوٹے وعدوں کو نقطہ عروج تک پہنچا دیا ترکیہ کی نئی مختصر سی ریاست میں عرب کی مخالف فضا کو جو پہلے ہی پیدا ہو چکی تھی۔ اس حد تک بڑھایا چڑھایا گیا۔ جس سے عربوں کے ساتھ سیاسی اور تہذیبی میدانوں میں مکمل علیحدگی کا یقین ہو جائے"

(الاعتصام ۳۱ جنوری)

اس کے بعد مولانا لکھتے ہیں:

"ہو بہو وہی صورت حالات ہلکی سی تبدیلیوں کے ساتھ آج بھی قائم ہے۔ موجودہ زمانہ علیحدگی کا زمانہ نہیں چنانچہ اسلامی دنیا بھی دوسرے لوگوں اور دوسری قوموں کی طرح اپنے ملک سے باہر اپنے دوستوں کی صفوں میں وحدت اور یک جہتی کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ دونوں طاقتور بلاک (امریکہ اور روس) اسلامی دنیا بالخصوص مشرق وسطی سے تعاون کے لئے اپنا ہاتھ پھیلا رہے ہیں۔ لیکن یہ تعاون خاص شرائط پر مبنی ہے۔" (الاعتصام ۳۱ جنوری)

اس کے بعد مولانا نے اپنے طنزیہ رنگ میں وہ شرائط پیش کی ہیں۔ جو دونوں طاقتور بلاک (روس اور امریکہ) اپنی اپنی جگہ اسلامی دنیا کو پیش کر رہے ہیں۔ یہ شرائط وہی ہیں جو ایک بھیڑیا بھیڑوں کو پیش کر سکتا ہے۔ الغرض مولانا نے اسلامی دنیا کی حالت تذبذب کا نقشہ بڑے دردناک انداز سے کھینچا ہے۔ آخر میں آپ نے اسلامی دنیا کو دونوں بلاکوں کی دعوت تعاون کا تجزیہ بھی کیا ہے جو بجائے خود نہایت مایوس کن ہے اس تجزیہ کے بعد آپ فرماتے ہیں

"مسلمانوں کے سامنے اپنے خدا کی طرف سے حسب ذیل حکم ہے۔

"اگر وہ (غیر مسلم) مصالحت کے لئے تمہاری طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ"

یہ مسئلہ ایک کھلی دعوت ہے۔

کیا دونوں بلاکوں میں سے کوئی ایک بھی خلوص کے ساتھ اپنے اعمال سے یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہے؟ کہ وہ واقعتاً اسلامی دنیا کے حق میں انصاف پسند نیک کردار اور دوست بننے کا ارادہ رکھتا ہے؟"

(الاعتصام ۳۱ جنوری)

(باقی)

پولیس اور حکومت کی توہین

بعض اخبارات نے پھر کسی مولوی صدر الدین صاحب کا قصہ اخبارات میں درج کر کے اس پر نوٹ لکھنے کی زحمت گوارا کی ہے۔ چنانچہ مودودیوں کے اخبار "تسنیم" نے بھی ایک اداریہ نوٹ لکھا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ مولوی صدر الدین سے خاص ہمدردی کا اظہار کر چکا ہے۔

خالص تعصب کی مثال شاید ہی اس سے بڑھ کر کہیں ملتی ہوگی۔ تسنیم کو گلہ یہ ہے کہ

"یہ ایک انتہائی افسوسناک صورت حال ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو پولیس خلیفہ ربوہ کے خلاف کوئی اقدام کرنے سے لیت و لعل کر رہی ہے۔ یا پھر وہ واقعتاً اتنی بے بس ہے۔ کہ ربوہ کی چھاؤنیداری میں ہونے والے واقعات کے بارہ میں چھان بین کرنے کا یارا نہیں رکھتی۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی صورت ہو۔ کسی طرح خوش آئندہ نہیں کیا ربوہ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح ایک شہر نہیں ہے۔ اور اس میں بسنے والے لوگ خلیفہ محمود بشمول اس مملکت کے شہری نہیں ہیں۔"

(تسنیم ۲۴ جنوری)

اگر مدیر تسنیم کے اندر ذرا بھی دیانت ہوتی تو اس نوٹ کے لکھنے سے پہلے اور پولیس پر الزام لگانے سے قبل وہ ان مقدمات کی بھی جانچ پڑتال کر لیتا۔ جو ربوہ کے پرامن اور آئین پسند شہریوں کے خلاف اسی تھانہ کے ذریعہ چالان ہو کر عدالتوں میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ ہم ان کی تفصیلات یہاں نہیں دینگے مگر ہم امید کرتے ہیں کہ وہ پولیس اور حکومت پر ناجائز الزام لگانے سے پہلے اپنے گھر کا جائزہ بھی لے لیا کرے۔ کیا تسنیم اس طرح پولیس اور حکومت کو اکسا کر احمدیت کے خلاف انہیں ابھارنا چاہتا ہے۔ اور انہیں غلط اقدامات کرنے کی ترغیب دینا چاہتا ہے؟

کیا یہی وہ اسلامی اخلاق ہے جس کے احیا کے لئے بھولے بھالے مسلمانوں کے ووٹوں کا شکار کھیلنے کے لئے صالحیت کا دام ہمرنگ زمین مودودی صاحب نے بچھا رکھا ہے؟

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں
— مجلس مشاورت —
۲۴ تا ۲۷ اپریل بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۳۹ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھش مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار کو بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

عقیدۂ حیاتِ مسیحؑ کے نقصانات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

(قسط اول)

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر مورخہ ۲۷ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

میرے مضمون کا عنوان سُن کر اکثر احمدی احباب یہ کہہ دیں گے کہ اب حضرت مسیح کو کون زندہ مانتا ہے۔ انکی حیات کے عقیدہ کے نقصانات شمار کرنے پر اپنا وقت اور توانائی کیوں ضائع کی جائے۔ مسیح مر چکا، اس کی وفات کو قرآن کریم کی تیس آیات نے محکم طور پر ثابت کر دیا۔ اس کے صلیب پر سے بچ جانے پر خود اس کے ہم عصروں اور مؤیدین نے شہادت دیدی۔ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ نے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ایک لمبا سفر اختیار کیا جو آخر کشمیر میں ختم ہوا اور سرینگر کا محلہ خانیار آپ کی آخری آرامگاہ بنا۔

آج سے ستر برس قبل کی کیفیت

آج سے ستر برس پہلے جب جری اللہ فی حلل الانبیاء کاسر الصلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا اعلان فرمایا تو ایک شورِ قیامت برپا ہوا تھا۔ لیکن حق کچھ اس زور سے آیا کہ باطل کو بھاگتے ہی بنی۔ پہلے تو مخالف علماء بڑے زور شور سے بحثیں اور مناظرے کرتے رہے لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کا رویہ یہ ہو گیا کہ وہ یہ کہنے لگ گئے کہ صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا کیا تعلق ہے کہ مسیح زندہ ہیں یا فوت ہو گئے۔ ہاں آنے والے نے آنا ضرور ہے۔ آؤ ہم سے یہ بحث کر لو کہ آنے والا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں یا کوئی اور؟

حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی سے انکار

مخالفین کو خوب معلوم تھا کہ اگر آسمان سے نگاہیں پھریں اور زمین پر ہی تلاش ہوئی تو قادیان کے سوا نگاہیں کہیں اور نہ ٹھہریں گی۔ اسلئے انہوں نے آہستہ آہستہ مسیحؑ کی آمد کے متعلق بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ آنے والے کے متعلق احادیث ضعیف ہیں۔ یہ نقطۂ نگاہ نیچری مکتب خیال نے اپنایا۔ ان میں سے بعض افراد نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ ہمیں اس سے کیا ؎

ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے

بعض پرانے مسائل ہیں۔ مثلاً یہ کہ صفاتِ ذاتِ حق حق سے جدا ہیں یا کہ عین ذات ہیں۔ یا کلام اللہ کے الفاظ حادث ہیں یا قدیم ہیں یا یہ کہ ؎

آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزند مریم کے صفات

ان مسائل کے متعلق بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ؎

کیا مسلماں کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات

گویا ان کی رائے میں یہ مسائل اس لئے ایجاد کئے گئے کہ مسلمانوں کو عالمِ کردار سے بیگانہ رکھا جائے اور بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے مات ہوں۔

قرآن مجید نے اس مسئلہ کا کیوں ذکر کیا

میں اس سلسلہ میں اپنے نو تعلیم یافتہ احباب اور جملہ اُن احباب کی خدمت میں جو اب تک حیات مسیح کے قائل ہیں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اگر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ درخورِ توجہ نہ تھا اور نسلِ انسان کی کوئی بھلائی اس سے مقصود نہ تھی، بلکہ واقعی یہ مسئلہ مسلمانوں کی قوتِ عملیہ کو مفلوج کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا۔ تو پھر سوچنے والی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب میں حیات و وفات مسیح کے متعلق یہود و نصاریٰ کے جملہ اختلافات کا تفصیل سے ذکر کر کے اس جھگڑے پر حاکمہ کرنے کی خدائے حکیم نے ضرورت کیوں سمجھی اور اس کتاب میں جس کو عامی نہیں بلکہ ہر دانائے راز کو بھی پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس میں اس فیصلہ کے دینے کی ضرورت کیا تھی۔

خدا تعالیٰ تو اس کتاب کی خود ایک صفت یہ بیان فرماتا ہے کہ فیھا یفرق کل امرٍ حکیم۔ یعنی اس کتاب میں تمام ایسے امور جو حکمت والے ہیں ان کا فیصلہ دیا جاتا ہے۔ اب احباب خود غور فرمائیں کہ خدائے حکیم تو حیات و وفات مسیح کے اختلاف پر فیصلہ دینا ضروری سمجھے لیکن احمدیت کے بعض مخالفین اس فیصلے کو نعوذ باللہ مسلمانوں کی قوتِ عملیہ کو مفلوج کر دینے والا قرار دیتے ہیں اور اس طرح خدا کے حکیمانہ فیصلے پر اپنی حکمت کو غالب قرار دینے کی جسارت کرتے ہیں۔

بزرگانِ اسلام کا طرزِ عمل

میں پوچھتا ہوں کہ اگر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ اور قرآن کے حادث و قدیم ہونے کا مسئلہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات ہیں تو ان لات و منات کو پوجنے والے کون تھے؟ حادث و قدیم کے مسئلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل نے جو دُکھ اُٹھائے وہ کسے معلوم نہیں ہیں۔ کیا وہ بھی لات و منات کے پجاری تھے؟ امام احمد بن حنبل کے مقام کو بیان کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ یہ وہ پاکباز امام تھے کہ اُن سے حضرت امام بخاریؒ، حضرت امام مسلمؒ، حضرت ابوداؤدؒ، حضرت ابوزرعہؒ اور خلق کثیر محدثین نے روایات کیں اور یہ لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ پر اپنے زمانے میں فقہ، حدیث، اخلاص اور ورع کی انتہا ہو گئی۔ لیکن اگر یہ شخص الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات کا پجاری تھا تو امام بخاریؒ، امام مسلمؒ امام ابوداؤد وغیرہم کبار محدثین بھی نعوذ باللہ لات و منات کے پجاری ٹھہرتے ہیں نعوذ باللہ

مہدی کی ضرورت سے انکار

یہ بات بھی نہایت درجہ تعجب انگیز ہے کہ امتِ محمدیہ کا یہ متفقہ نقطۂ نگاہ بھی کہ آخری زمانہ میں مہدی اور عیسیٰ آئیگا اور لا المھدی الا عیسیٰ اسے بھی ایک لغو بات قرار دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ امت کو کسی وقت بھی کسی مہدی کی ضرورت نہ ہوگی۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اصدق الصادقین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حلفاً بیان کیا کہ آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم ضرور آئیں گے۔ جیسا کہ فرمایا:- واللہ لینزلن فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ لیکن آج سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ناقابلِ قبول سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ بقول مخالفین احمدیت یہ عقیدہ مجوسی ثقافت کی وراثت ہے۔

تعجب ہے کہ اس مجوسی ثقافت کی وراثت کو امت کے محققین نے ہی قبول نہیں کیا بلکہ چودہ سو سال اس پر خدا تعالیٰ کے محبوب بندے یقین رکھتے رہے۔ وہ راستباز مسلّمہ طور پر خدا تعالیٰ کے محبوب بندے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی پاکبازی اور تقدس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ انہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نہ صرف آمد ہی کو بیان فرمایا بلکہ ان کے مقام کے متعلق فرمایا کہ وہ حقیقت محمدیہ کے سب سے بڑے مظہر ہوں گے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ان چودہ سو سال کے ہزاروں پاکبازوں کے حوالہ جات کو جمع کیا جائے جن میں انہوں نے اپنے روحانی مکاشفات کی بناء پر مسیح و مہدی کی آمد کے متعلق بیان فرمایا ہے تو وہ ایک ضخیم کتاب بن جائے جیسا کہ علامہ اقبال نے بھی لکھا ہے مذہب کی دنیا میں روحانی تجربہ ہی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لئے ان پاکبازوں کے تجارب و مکاشفات کو رد کرنا مذہب کی بنیادوں پر تبر رکھنا ہے۔ ان حالات میں اب یہ فیصلہ کرنا کہ ہمارے مخالفین کے نقطۂ نگاہ مذہب، روحانیت اور مفادِ انسانیت کے معاملہ میں مشعلِ راہ بننا چاہئیں یا قرآن، خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحاء امت کے ارشادات؟ یہ فیصلہ کرنا امت پر چھوڑتا ہوں۔

علمی اور روحانی نقطۂ نظر سے غور کرنے کی دعوت

میں تو تعلیم یافتہ احباب کو دعوت

دیتا ہوں کہ اس مسئلہ پر علمی اور روحانی نقطۂ نگاہ سے تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کریں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جس طرح آجکل اس مسئلہ سے بے اعتنائی برتتے رہے ہیں اس راہ سے باز آ جائیں گے اور تلاش حق میں ان کے قلوب خدا کی کتاب سے روشنی حاصل کریں گے۔

میں اس مرحلے پر نقصانات گننے سے پہلے یہ بات بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک مومن معمولی سی عقل سے بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اور عیسائیت کی بنیاد مسیح کے صلیب پر مرنے اور تین دن کے بعد جی اٹھنے اور نسل انسان کے گناہ اٹھا لینے اور ان کے لئے کفارہ ہو جانے پر مبنی ہے۔ اگر مسلمان عیسائیوں کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہوں تو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس مسئلہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ پس اس مسئلہ کی ضرورت ایسی واضح اور عیاں ہے کہ ایک بچہ بھی اسے سمجھ سکتا ہے۔ اگر مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ عیسائیت کو جھوٹا سمجھا جائے اور اگر وہ واقعی فوت ہو چکا تو عیسائیت اس کے ساتھ ہمیشہ کی موت مر جاتی ہے۔

قرآن مجید کا محاکمہ

میرا آج کا مضمون دلائل وفات مسیح پر نہیں بلکہ عقیدہ حیات مسیح کے نقصانات بیان کرنے پر ہے۔ اب میں اپنا وہ دعویٰ کہ قرآن کریم نے حیات و وفات مسیحؑ کے مسئلہ پر یہود و نصاریٰ کے اختلافات کو بیان کر کے اس پر محاکمہ فرمایا ہے ثابت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نساء میں بیان فرماتا ہے وقولھم علیٰ مریم بھتانًا عظیمًا وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ...... وما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزًا حکیمًا وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدًا ؕ

ترجمہ: اور مسیح کی پیدائش کے متعلق ان کا کہنا جو مریم پر ایک بہتان عظیم تھا۔ اور ان کا کہنا کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جو اللہ کا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا تھا قتل کر دیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا۔ نہ انہوں نے اسے صلیب پر مارا۔ لیکن مسیح ان کے لئے مشابہ بالمقتول ہو گیا اور انہوں نے اسے ہرگز قتل نہیں کیا

(یہود کا دعویٰ تو یہ اس لئے تھا کہ وہ کہتے تھے کہ مسیح کی پیدائش بھی مشتبہ ہے اس لئے وہ کسی عزت کے لائق نہیں پھر اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ لیکن ہم نے اسے پکڑا اپنے ہاتھوں گرفتار کر کے اسے صلیب پر چڑھایا اور جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جو صلیب پر مرے وہ لعنتی ہوتا ہے (استثنا ۲۱/۲۳) ہم نے اسے لعنتی ثابت کر دیا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے رفعت دی اور عالی مرتبہ بخشا۔ اور اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم ہے یہود کی تدابیر خدا کے مقابلہ میں ناکام ہوئیں اور اس کی حکمت نے اسے اس طرح بچایا کہ یہود اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔ اور یہود و نصاریٰ ہر دو قیامت تک یہی سمجھتے رہیں گے کہ مسیحؑ صلیب پر مرا لیکن قیامت کے دن مسیحؑ ان کے خلاف گواہ ہوگا

خدائی فیصلہ

احباب ان آیات پر کر رسہ کر غور کریں۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر یہ خدا کا فیصلہ نہیں ہے۔ کیا خدا بھی عبث کام کیا کرتا ہے کیا خدا تعالیٰ نے جب یہ فرمایا تھا کہ افلا یتدبرون القرآن تو کیا اس آیت کو منسوخ کر دیا تھا۔ کیا جب خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے افلا یعقلون افلا یتدبرون تو کیا اس سے یہ مراد ہوتا ہے کہ بعض آیات پر ہی عقل سے کام لیا جائے باقی خدائی فیصلوں کو الجھن سمجھا جائے اور الہیات تراشے ہوئے لات و منات قرار دیا جائے؟

ایک سوال کا جواب

اب میں عقیدہ حیات مسیح کے نقصانات بیان کرتا ہوں۔ لیکن ان کے بیان کرنے سے قبل اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے کہ خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیات مسیح کے عقیدے کو ابتداء میں بیان فرماتے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ حضورؑ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ میں رسمًا علماء متقدمین کے اعتقاد پر قائم رہا۔ کبھی اس معاملے میں تحقیقات نہ کی۔ نیز ایک بہت بڑی وجہ اس عقیدے پر قائم ہونے کی یہ تھی کہ زمانہ تقاضا کر رہا تھا کہ کوئی مصلح آئے۔ چونکہ حضورؑ کے تحت الشعور میں کہیں نام کو بھی یہ خیال نہ تھا کہ حضورؑ خود وہ مصلح ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اصلاح امت کے لئے چنا ہے

اس لئے حضور یہی سمجھتے رہے کہ مصلح ضرور آئے گا خواہ آسمان سے ہی آئے۔ یہ نقطۂ نگاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکبازی اور صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے

عقیدہ حیات مسیحؑ کا پہلا نقصان

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ الیہ فرمایا ہے۔ رفعہ اللہ الی السماء نہیں کہا۔ اگر ہم الیہ سے مراد السماء لیں تو پہلا نقصان یہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو محدود و متشخص و مجسم ماننا پڑتا ہے کیا خدا تعالیٰ کسی آسمان پر بیٹھا ہے کہ وہاں اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اگر وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ وسع کرسیہ السمٰوات والارض اور وہی ہے جس نے اپنے متعلق فرمایا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور اگر وہ ھو الاوّل والاٰخر ھو الظاھر والباطن ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے ساتھ کہاں کہاں اپنے خدا کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ وہ خدا جو وجود عالم میں جان کی طرح ہے۔ اور جس کی وسعت کا اندازہ کرنا ناممکن ہے اس کے پاس مسیح اپنے جسد خاکی کے ساتھ کہاں کہاں بیٹھے گا سوائے اس کے کہ ہم خدا کو محدود و مجسم قرار دیں اور کوئی صورت مسیح کے خدا کے پاس ہونے کی نہیں بنتی۔ احباب غور کریں کہ خدا محدود ہو سکتا ہے۔ جو محدود ہے اس کا کوئی محدِّد بھی ہے اور محدِّد محدود سے لازمًا پہلے اور زیادہ قدیم بھی ہے۔ اور جس کی ابتداء ہے اس کی انتہا بھی ہے اور لازمًا اس پر فنا آئے گی۔ کیا مومن ایک فانی کو خدا مان سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مشرکین کے ساتھ بحث کرتے ہوئے انہیں کیا لطیف انداز میں سمجھایا تھا کہ شمس و قمر خدا نہیں ہو سکتے انی لا احب الاٰفلین۔
مولانا روم نے کیا پیارے انداز میں فرمایا ہے

نوائے لا احب الاٰفلین زن

غائب اور غروب ہونے والے سے ابدی محبت تو کیا ہوگی۔ مجازی محبت والا بھی اپنے محبوب کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا انسانی روح ایسے محدود و مجسم ناقص و غیر قدیم معبود کی آغوش میں کامل راحت پا سکتی ہے۔ یہ تصور تو وحدانیت کی ساری خوشیاں ہی برباد کر دیتا ہے۔

(باقی)

دین کو دنیا پر مقدم رکھو!

زکوٰۃ صرف عبادت ہی نہیں بلکہ ادائیگی حقوق عباد بھی

قرآن کریم میں حکم ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ خذ من اموالھم میں تمام صاحب نصاب لوگوں سے جو مسلمان ہوں۔ زکوٰۃ لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا تطھرھم وتزکیھم۔ تطہیر دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور تطہیر کے ساتھ ملا کر جو تزکیہ کا لفظ آیا ہے۔ اور قرآن کریم نے دو الفاظ ایک معنوں میں استعمال نہیں کئے کیونکہ یہ فصاحت کے خلاف ہے اس لئے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اموال زکوٰۃ لے کر تم دلوں کی صفائی کرو اور مسلمان قوم کی ترقی کے سامان بہم پہنچاؤ۔ گویا زکوٰۃ صرف عبادت ہی نہیں بلکہ حقوق عباد کی ادائیگی کا بھی ایک ذریعہ ہے اور وہ صرف عبادت کی ادائیگی کے لئے ہی نہیں لی جاتی بلکہ قوم کی ترقی کے سامان بہم پہنچانے کے لئے بھی لی جاتی ہے۔ اس لئے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ وہ ہر صاحب نصاب سے زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام کریں۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

عازمین حج توجہ فرمائیں

تحریک حج کے ماتحت متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال جو احباب حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہیں وہ فورًا دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں اس امر کی اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں تا عازمین حج کا باہمی تعارف کرا دیا جائے۔ ابھی تک صرف حسب ذیل دوستوں کی طرف سے ایسی اطلاع آئی ہے (۱) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ (۲) قریشی محمد مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ شہر (۳) چوہدری اللہ داد صاحب سمندری ضلع لائلپور (۴) مستری نور الدین صاحب چنیوٹ (۵) چوہدری محمد نذیر احمد صاحب بنگلہ بہرا جیبا نوالہ دیگر عازمین حج حضرات بھی دفتر کو آگاہ کریں بخشیں

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

میرے والد صاحب مرحوم

(از ملک محبوب ربانی صاحب فسٹ ائیر میڈیکل کالج ملتان)

(قسط نمبر ۲)

جماعتی خدمات

ملازمت کے سلسلہ میں آپ کا قیام ہندوستان کے بیشتر مقامات میں رہا۔ ہندوستان سے باہر ایران۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ چین (ہانگ کانگ) اور برہما وغیرہ میں آپ کا قیام رہا۔ فرانس بھی جانے کا آپ کو اتفاق ہوا۔

مندرجہ بالا تمام مقامات پر اسلام اور احمدیت کو پھیلانے کی آپ نے ہر ممکن کوشش کی پشاور میں قیام کے دوران میں آپ نے سیکرٹری تبلیغ اور نشر و اشاعت کی حیثیت سے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ وفات مسیح ناصری۔ راہِ نجات وغیرہ رسالہ جات تصنیف کئے۔ رسالہ وفات مسیح ناصری تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں نقد کے علاوہ بیوی کا تمام زیور چندہ میں دے دیا۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد آپ کی خدمات کے بہت معترف تھے۔

گجرات میں نہ صرف آپ مختلف شعبہ جات کے سیکرٹری رہے بلکہ آپ نائب و قائم مقام امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

امرتسر میں آپ کا قیام اسی محلے میں تھا جس میں مشہور احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری رہتے تھے۔ شاہ صاحب نے لوگوں سے کہا کہ محلہ کا کنواں پلید ہو گیا ہے کیونکہ مرزائی اس سے پانی بھرتا ہے۔ اسے پانی بھرنے سے روکو۔ آپ نے پانی سے روکنے والوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا

زیارت رسول اکرم ﷺ

آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بے شمار فضلوں کا مجھ پر نزول فرمایا ان میں ایک یہ بھی تھا کہ مجھے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عالم باعمل

آپ ایک عالم باعمل تھے۔ پنجابی۔ اردو انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ پشتو۔ چھ زبانوں پر آپ کو عبور کامل حاصل تھا۔ پنجابی اردو۔ فارسی میں آپ شعر بھی کہتے تھے اور نظموں میں سے ایک نظم "احمدی بچوں کا گیت" ہے۔ آپ کی ایک پنجابی نظم "پیغام نماز یا نصیحت بے نمازاں" نے بہت شہرت حاصل کی۔ اور اسلامیہ سٹیم پریس کے پروپرائٹر نے متعدد بار شائع کی۔ آپ کا تخلص شاکر تھا۔ آپ خوشخط تھے۔

دوران ملازمت میں آپ نے متعدد بار اپنی اردو انگریزی کی بہترین لکھائی پر انعامات حاصل کئے

مندرجہ بالا چھ زبانوں کے علاوہ آپ ہندوستان کی تمام علاقائی زبانوں کو بھی جانتے تھے۔ ہر وقت علم کی جستجو میں رہتے تھے۔ حتیٰ کہ مرض الموت کے دوران میں اپنے بڑے صاحبزادے ملک بشارت ربانی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تفسیر صغیر منگوانے کو کہا چنانچہ رقم جمع کروا دی گئی

۱۹۳۴ء کے بعد آپ کی لاکھوں روپوں کی جائیداد آپ سے چھن گئی اور ذاتی جمع کردہ سرمایہ مقدمہ بازی میں ختم کر دیا۔ اس نقصان سے آپ کی طبیعت روحانیت کی طرف زیادہ مائل ہو گئی اور دنیاداری سے نفرت ہو گئی۔

آپ جب نوکری چھوڑ کر آئے تو آپ کے افسر نے آپ کو روکنے کی بہت کوشش کی اور کہا کہ میں نے رپورٹ میں لکھا ہے کہ میرے سارے عملے میں عطاء اللہ جیسا قابل شخص کوئی نہیں اور آپ کا نام خان بہادری کے خطاب کے لئے بھیج چکا ہوں۔ بعد ازاں آپ کو ملازمت میں وزارت اور ایران میں نائب سفارت کی پیشکش ہوئی مگر آپ نے قبول نہ کیں

آپ جوشیلی اور اونچی آواز میں کلام کے عادی تھے (یہ چیز کشمیری ملکوں میں ایک قومی کردار کی حیثیت رکھتی ہے) آپ کا غصہ دیرپا نہیں ہوتا تھا۔ راقم الحروف کو جب کبھی غصہ آتا تو فرماتے۔ غصے کو کھو دو۔ تمہیں یاد نہیں حضور نے کشتی نوح میں کیا فرمایا ہے کہ

"جو شخص اپنے غصہ پر غالب نہیں آتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

خواہ کتنا بڑا قصور کیوں نہ سرزد ہو آپ فوراً معاف کر دیا کرتے تھے۔ آپ قانع اور صابر شاکر تھے جو مل جاتا کھا لیتے۔ خواہ کتنی قیمتی چیز ضائع ہو جاتی اناللہ وانا الیہ راجعون کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ پھر نہ خود کوئی بات اس کے متعلق کرتے اور نہ کرنے دیتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ صحابی ۲۶ نومبر بروز منگل صبح کے ساڑھے سات بجے (۷۴) وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم ان کے سایہ سے محروم ہو گئے اور ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۲۷ نومبر کو حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہت سے بزرگان سلسلہ جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ سے واپسی پر ایک احمدی دوست کے تاثرات

جلسہ سالانہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کا ماحول۔ درس و تدریس اور دعاؤں اور عبادتوں سے معمور ہوتا ہے۔ اس مقدس اور پاکیزہ فضا کا احباب جماعت پر جو اثر ہوتا ہے اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے تاثرات سے لگایا جا سکتا ہے جو ایک مخلص احمدی دوست ناصر علی صاحب نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے نام ارسال کیا ہے۔

حضرت مولانا المعظم مد اللہ فیوضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ سے واپسی پر دل اللہ کریم کے فیوض و احسانات عظیم کے شکر و حمد سے پر تھا اور بے انتہا برکات کے ساتھ مسجد مبارک کی تہجد اور فجر کی نمازیں۔ اور نماز فجر کے بعد آں محترم کا نہایت موزوں اور پرکیف اور پر لطف اور پر معارف خطاب بے حد ایمان افروز ہوتا تھا۔ فالحمد للہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزا اللھم زد فزد۔

بارہا اس تاثر کے اظہار کی خواہش کرتا رہا۔ مگر اکثر مصروفیات کی وجہ سے عریضہ نہ لکھ سکا۔ اللہ کریم یہ روح پرور کیفیات روز افزوں فرماوے اور آپ کے اور آپ کے دیگر رفقاء کے علوم و معارف اور ایمان و خلوص فزوں تر ہوں۔ آمین

خاکسار ناصر علی۔ از جھنگ

مجالس اطفال الاحمدیہ۔ اور۔ یوم مصلح موعود

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے۔ مجالس اطفال الاحمدیہ کو بھی یہ تقریب شایان شان طریق سے منانی چاہیئے۔ مثلاً

(۱) بچوں کو آسان اور عام فہم رنگ میں اس پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلو ذہن نشین کرائے جائیں۔

(۲) اسی موضوع پر بچوں سے تقاریر کروائی جائیں۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" کے خاص خاص حصے ضرور یاد کرائے جائیں۔

(۳) تقاریر۔ مضامین اور نظموں کے مقابلے کروائے جائیں اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں۔

(۴) مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین۔ زعماء اور اطفال کے مربی صاحبان سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں نگرانی کریں اور یوم مصلح موعود منانے میں مجالس اطفال کی مدد کریں اور ان کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور بعد میں اس کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

یہ کون صاحب ہیں؟

دفتر ہذا میں ایک موصی دوست کی طرف سے ذیل کے مضمون کا ایک کارڈ موصول ہوا ہے۔ لیکن وہ غلطی سے اپنا نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے کارڈ میں درج شدہ کام کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے ان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے نام اور نمبر وصیت سے اطلاع دیں۔ تا کہ ان کے کارڈ کے مطابق مناسب کارروائی کی جائے۔

وہ لکھتے ہیں کہ:۔ "میرا گزارہ صرف بکری پر ہے۔ زمین وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ عمر میری تقریباً ۸۰ سال کی ہو گی۔ کسی لڑکے کا تھوڑا بہت کام کر کے روٹی کبھی کبھی کھا لیتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی گزارہ کی صورت نہیں ہے"

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مجلس مرکزیہ انصار اللہ کے ۱۹۵۸ء کیلئے

عہدیداران و اراکین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نئے سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران مرکزیہ مجلس انصار اللہ کا تقرر منظور فرمایا ہے۔ احباب و مقامی مجالس انصار اللہ مطلع رہیں۔

نائب صدر :- محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
قائد عمومی :- خاکسار - ابو العطاء
" مال :- مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب
" تعلیم :- " شیخ محبوب عالم صاحب خالد
" تربیت :- " مولوی قمر الدین صاحب فاضل
" اصلاح وارشاد :- " صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" صحت :- " صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
نائب قائد عمومی :- " ملک محمد عبد اللہ صاحب
" " مال :- " چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" " تعلیم :- " مولوی ظہور حسین صاحب فاضل

اراکین

رکن :- محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
" :- " سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
" :- مکرم " فتح محمد صاحب سیال
" :- " مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے
" :- " سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

ابو العطاء جالندھری
قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

کامیاب ہو گیا وہ شخص!

جو یہ سمجھ گیا کہ "وقت" دنیا میں سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ جوانی کے ایام جو امنگ اور جذبہ کے ساتھ خدمت کرنے کے دن ہیں۔ آخر کب تک رہیں گے؟ خدا کرے ہم ان ایام کی قدر کرنے والے بن جائیں۔ اور اس زور اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں کہ چند سال کے اندر اندر خدام الاحمدیہ کا موجودہ بجٹ دگنا ہو جائے تا خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر پوری طرح کاربند ہو کر جماعتی ترقی میں اہم پارٹ ادا کیا جا سکے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ و سیالکوٹ مطلع رہیں

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کے سلسلہ میں نظارت تعلیم کی طرف سے مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ کو ضلع گوجرانوالہ و ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے ہر ممکن تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

داخلہ زنانہ ایس وی کلاس ۱۹۵۸-۵۹ء

شرائط:- (۱) میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (۲) مڈل جے وی سہ سالہ پسندیدہ ملازمت (۳) میٹرک جے وی - عمر ۱/۵/۵۸ کو ۱۸ تا ۴۰۔

درخواستیں ۲۰/۵/۵۸ تک بنام متعلقہ ڈسٹرکٹ انسپکٹرس مدارس بصیغہ رجسٹری یا بالذریعہ

(پ - ٹ ۲/۲/۲)

والسلام

(ناظر تعلیم ربوہ)

چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے اصحاب

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پانچویں قسط ۱۲/۱۳ جنوری

شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ ۶/-
" " از طرف اہلیہ و بچگان ۶/-
محمد دین صاحب پروفیسر ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ ۶/-
ملک گل محمد صاحب دفتر قضاء " ۲/-
محترمہ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۶/-/-
" از طرف صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۶/-
سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری سیالکوٹ ۶/-/-
" " از طرف اہلیہ و بچگان ۱۸/-/-
سید سعید احمد صاحب شیخوپورہ ۶/-/-
" " از طرف والد صاحب و والدہ صاحبہ ۱۲/-/-
امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۲/۸/-
حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپوری خود
و اہلیہ صاحبہ ربوہ ۱۸/-/-
شیخ محمد شریف صاحب انارکلی لاہور ۱۲/-/-
میر نور احمد صاحب تالپوری حیدرآباد ۶/-/-
چوہدری عبد الغنی صاحب راولپنڈی ۶/-/-
ملک محمد دین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۶/-/-
محمد الطاف حسین صاحب ملتان ۶/-/-
چوہدری محمد انواز صاحب ۱۰۷ منٹگمری ۶/-/-
سید عبید اللہ صاحب چک جھمرہ ۶/-/-
عبد الرشید صاحب شرما شکارپور ۶/-/-
سید ظہور احمد صاحب میانوالی ۶/-/-
مولوی نذیر احمد صاحب دفتر امور عامہ ربوہ ۶/-
محمود احمد صاحب سعید ربوہ ۶/-/-
عنایت اللہ صاحب دار الرحمت غربی
بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۱/-
برکت اللہ صاحب منگلا " " -/۸/-
محمد رمضان صاحب خادم " " -/۸/-
حسن دین صاحب " " -/۸/-
شمس الدین صاحب ولد حسن دین صاحب " ۱/۸/-
عبد العزیز صاحب بٹ " " -/۸/-
سید عبد الرحمن صاحب " " -/۸/-
غلام محمد صاحب باورچی " -/۸/-
امۃ القیوم صاحبہ زوجہ عبد السلام صاحب منگلا ڈسٹرکٹ جہلم ۲/-/-
پنڈت محمد عبد اللہ " ۱/-/-
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
بجانب امۃ الحمید بیگم صاحبہ دختر رفیع الزمان خان صاحب ۶/-/-
میاں محمد یوسف خان صاحب سابق موذن
مینارۃ المسیح قادیان ۶/-/-
ملک احمد خان صاحب دار النصر ربوہ ۶/-/-
عبد القدوس خان صاحب پشاور ۵/-/-
مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال
ربوہ ۶/-/-

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ ۲/-
خواجہ نذیر احمد صاحب دار الیمن ربوہ ۶/-
کمال یوسف صاحب مبلغ سٹاک ہالم
بذریعہ محمد اسحٰق صاحب شاہد ۱/۸/-
ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابو حنیفی ۶/-/-
فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ ۶/-
غلام رسول صاحب ولد ڈاکٹر محمد بخش صاحب
رسول نگر سرگودھا ۶/-/-
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب از طرف خود
و اہلیہ بشریٰ صاحبہ و والدہ صاحبہ محترمہ۔
و والد صاحب محترم مرحومین و رشیدہ مرحومہ ۳۰/-
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب از طرف چوہدری
نصیر احمد صاحب کراچی و اہلیہ معہ دختر و
پسران ۲/۸/-
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب از طرف ایک عزیز زوجہ
و دو پسران ۲/۸/-
عبد الحق صاحب صاحب کاتب دار الصدر
جنوبی ربوہ ۶/-/-
راجہ خان بہادر صاحب دار الصدر غربی
بمعہ دیگر اقرباء ۳۰/-/-
سردار النساء صاحبہ دار الصدر غربی بذریعہ
قادر بخش صاحب ۶/-
حشمت بی بی صاحبہ " " " ۶/-/-
محمود احمد قمر IV ایئر ٹی آئی کالج ربوہ ۱/۸/-
محمد شفیق صاحب قیصر جامعہ احمدیہ ربوہ ۱/-/-
محمد عالم صاحب باڈی گارڈ ربوہ ۵/-/-
بابو محمد عبد اللہ صاحب سابق ناظر بیت المال ۱۲/-/-
سراج بی بی صاحبہ کلرک دفتر لجنہ ربوہ ۶/-/-
برکت علی غلام احمد صاحبان سوداگران چرم
مدیرآباد معہ دیگر اقرباء ۶۰/-
ادریس نصر اللہ صاحب پلیڈر سیالکوٹ ۱۲/-/-
سلطان علی خان صاحب چاہ بھاگووال
گوجرانوالہ ۲/۸/-
فرخ نسیم پرلاس مشہ میکنگن روڈ لاہور ۱/-/-
مولوی عبد العزیز صاحب بھامبڑی ربوہ ۶/-/-
سید تفضل حسین صاحب دار الصدر شرقی ربوہ ۶/-/-
نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ ۶/-/-
بیگم صاحبہ " " ۶/-/-
لطف الرحمن صاحب ۲۵ ٹمپل روڈ
لاہور ۶/-/-
مولوی محمد شفیع صاحب اشرف ربوہ ۶/-/-
چوہدری نثار احمد صاحب پیٹرول ڈیلر خوشاب ۶/-/-
عبد المغنی صاحب G.P.O خود کراچی ۶/-/-
(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ) (باقی)

برطانیہ کا مصنوعی سورج

برطانیہ نے بالآخر سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا کہ اس کے سائنس دانوں نے سمندر کے معمولی کھاری پانی سے بے اندازہ قوت حاصل کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا ہے سائنس کی اس کامیابی اور کارگذاری کا اعلان برطانیہ کے مشہور سائنسدان سر جان کاک کرافٹ نے کیا ہے۔ ساٹھ سالہ سر جان کاک کرافٹ اس زبردست مہم کے قائد تھے اس شاندار کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا:۔

"مجھے نوے فیصد یقین ہے کہ ہمارے سائنس دانوں نے ہائیڈروجن کی زبردست قوت پیدا کرنے اور اس کے بعد اسے مسخر کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا ہے"۔

"مجھے یقین ہے کہ آئندہ بیس سال یں یا اسی کے لگ بھگ مدت میں ہم سمندری بجلی گھروں میں ہائیڈروجن کی زبردست قوت پیدا کر کے اسے عام استعمال میں لانے کے قابل ہو جائیں گے۔ ان سمندری بجلی گھروں میں سمندر کے کھارے پانی کو ایندھن کے طور پر استعمال کیا جائے گا"۔

اس اعلان کو پڑھ کر سب سے پہلا سوال ہمارے ذہن میں یہ ابھرتا ہے کہ آخر روزمرہ کی زندگی پر اس ایجاد کا کیا اثر پڑیگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

(۱) اس ایجاد سے ہم کوئلے اور تیل کے محتاج نہیں رہیں گے۔ وہ تمام ملک جہاں یہ دونوں معدنیات نہیں پائی جاتیں۔ اور جو اسی سبب سے پسماندہ ہیں۔ اب اس ایجاد کے بعد پسماندہ نہیں رہیں گے۔ اس کے علاوہ کوئلے اور تیل کے دریافت شدہ ذخائر کے متعلق ماہرین کا کہنا ہے کہ وہ صرف سو سال کی ضروریات کے لئے کافی ہوں گے اس کے مقابلہ میں سمندر کے ہائیڈروجن کی طاقت کے جو ذخیرے حاصل ہوں گے۔ وہ آئندہ دس ارب سال تک کے لئے کافی ہونگے

(۲) اس ایجاد سے بجلی کا خرچ کم ہو جائے گا۔ اور عام انسانوں کو بجلی کے حد سے زیادہ بڑھے ہوئے نرخ سے نجات مل جائیگی کیونکہ ہائیڈروجن سے حاصل کی ہوئی بجلی اسی قدر سستی ہوگی جتنا اور ان نلوں کا پانی ہوتا ہے۔ سال میں ایک قلیل سی رقم دے کر ہم اس فکر سے نجات حاصل کر لیا کریں گے۔ کیونکہ سمندر کا پانچ گیلن پانی صرف دو شلنگ کے خرچ سے اتنی ہی قوت پیدا کر دے گا جو دس ٹن کوئلے سے حاصل ہوتی ہے

(۳) اس ایجاد کی وجہ سے وہ تمام بیماریاں تکلیفیں اور مصیبتیں ختم ہو جائیں گی۔ جو دھوئیں سے پیدا ہوتی ہیں۔ کوئلے کے دھوئیں سے ہر سال جو موتیں ہوتی ہیں۔ وہ ختم ہو جائینگی کیونکہ ہم سمندر کے پانی سے بجلی تیار کرنے کے بعد کوئلہ جلانا بند کر دیں گے اور ہوا بہت صاف ستھری ہو جائے گی

پانچ ماہ کی تاخیر

برطانیہ نے اس ایجاد کی خبر کو پانچ ماہ کی تاخیر سے شائع کیا ہے اگر برطانوی سائنسدان چاہتے تو وہ اگست ۱۹۵۷ء میں ہی اس عظیم کامیابی کا اعلان کر سکتے تھے۔ اس تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ ہائیڈروجن کے متعلق تمام کامیابیوں اور ایجادوں کا اعلان دونوں ملک ایک ساتھ کیا کریں گے اور عام طور سے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ امریکہ اس خبر کو کچھ دنوں تک پردہ راز میں رکھنا ہی پسند کرے گا۔ .... جب تک کہ امریکہ خود برطانوی سائنسدانوں کے برابر کامیابی حاصل نہ کرے گا

یہ ڈرامائی دریافت برک شائر میں ہارویل کے مقام پر ایٹمی تحقیقاتی مرکز میں سرانجام پائی ہے۔ ہارویل کا ایٹمی تحقیقاتی مرکز بیس کروڑ پونڈ کی کثیر رقم سے تعمیر ہوا ہے۔ ڈاکٹر سر جان کاک کرافٹ اس عظیم تجربہ گاہ کے نگران ہیں اس مرکز میں کام کرنے والے سائنسدان دن رات اس دھن میں لگے رہتے تھے کہ وہ ہائیڈروجن کی زبردست قوت کو پُر امن مقاصد کے لئے کس طرح استعمال کر سکتے ہیں یہ تجربات انہوں نے ایک دیو ہیکل مشین "زیٹا" کی مدد سے کئے ہیں جو تین لاکھ پونڈ (تقریباً پچاس لاکھ روپے) کے خرچ سے تعمیر کی گئی ہے۔ زیٹا دراصل "زیرو انرجی تھرمو نیوکلیئر اپریٹس" یعنی صفر طاقت کے ایٹمی حرارت کے آلہ کا مخفف ہے اس نام سے ہی اس مشین کا مقصد واضح ہو جاتا ہے

عام الفاظ میں یوں سمجھئے کہ سائنسدان یہ چاہتے تھے کہ ہائیڈروجن بم پھٹنے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اتنی ہی قوت پیدا کر کے اسے قابو میں کر لیا جائے انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے یہ طریقہ سوچا کہ اگر سمندری پانی سے حاصل کئے ہوئے ہائیڈروجن کے "ذرات" کو اس قدر گرمی پہنچائی جائے کہ وہ آپس میں مل جائیں اور تیزی سے گھوم کر اس قوت کو حرکت میں لے آئیں تو یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے

اس حرارت کو حاصل کرنے سے ہارویل کے سائنس دانوں کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس طرح پُرامن مقاصد کے لئے اتنی گرمی حاصل کر لیں جو اس سے پہلے کبھی حاصل نہیں ہوئی ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے اس قدر حرارت کس طرح حاصل کی

زیٹا میں انہوں نے ایک گیس کو جس میں ہائیڈروجن کے ذرات تھے۔ پچاس لاکھ سنٹی گریڈ درجہ حرارت تک گرم کیا۔ یعنی اس کو اس قدر گرم کیا کہ کسی ستارہ کی سطح بھی اس قدر گرم نہیں ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ سورج کے اندرونی حصہ میں جو گرمی ہے اس کی ایک تہائی گرمی انہوں نے یہاں پیدا کر دی ذرا اس طرح کہ زیٹا میں دراصل دو اہم حصے ہوتے ہیں۔ ایک تو گیس کی ٹنکی ہوتی ہے اور دوسرے ایک بڑی سی دائرہ نما نلکی جس میں ہائیڈروجن کے ذرات رہتے ہیں۔ گیس کی ٹنکی سے اس نلکی میں گیس بھر دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اس نلکی کی دیواروں کو جن میں بجلی کے تار ہوتے ہیں اس طرح گرم کیا جاتا ہے کہ یہ گیس دیوار سے دور ہو جائے۔ گرمی اور گیس کے اس دوہرے عمل سے یہ ذرات آپس میں چمٹ کر زور زور سے گھومتے ہیں اور اس طرح اس قدر گرمی حاصل ہو جاتی ہے۔

سر جان کاک کرافٹ نے بتایا ہے کہ یہ درجہ حرارت قوت کی زیادہ مقدار حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ ان کی آئندہ منزل دو کروڑ پچاس لاکھ سنٹی گریڈ گرمی حاصل کرنا ہے لیکن یہ گرمی بھی کافی نہ ہوگی۔ فی الحال ان کی آخری منزل کے حصول کے بعد ہی ہائیڈروجن کے بجلی گھر قائم ہو سکیں گے ٭

جن عظیم سائنس دانوں نے ہائیڈروجن کی قوت کو مسخر کرنے کا یہ دلچسپ کارنامہ سرانجام دیا ہے ان کی مجموعی تعداد چودہ ہے۔ ان میں سے اکثر چالیس سے کم عمر کے ہیں اور اس ایجاد کا زیادہ تر سہرا انہی کے سر ہے۔ یہ سب سائنسدان ہارویل میں تمام طبیعات کے شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ تمام طبیعات کا شعبہ ۴۸ سالہ ڈاکٹر ڈونالڈ فرانی کی نگرانی میں ہے، ان ہی سائنسدانوں میں آسٹریلیا کے ۴۱ سالہ ڈاکٹر پیٹر تھونی ماں، ۳۷ سالہ مسٹر بوب کاروتھرز۔ ۳۶ سالہ مسٹر سیبیٹن میں۔ ۴۲ سالہ مسٹر جان مچل اور کناڈا کے ۳۶ سالہ ڈاکٹر ولیم تھامپسن شامل ہیں۔ یہ سب حضرات کئی سال سے ہائیڈروجن قوت پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ دو سال قبل انہوں نے زیٹا کی نقشہ کشی شروع کی تھی۔ اگست ۵۷ء میں مشین مکمل ہو گئی تھی اور وہ نتائج حاصل کر لئے گئے ہیں جنہوں نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے ٭

پاکستانی حکام سے بات چیت مکمل کرنے کے بعد مسٹر الیف یورپ روانہ ہو گئے

"صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی" (مسٹر الیف کا بیان)

کراچی ۴ فروری۔ عالمی بینک کے نائب صدر مسٹر الیف نہری پانی کے تنازعہ پر پاکستانی حکام کے ساتھ اپنی بات چیت کا موجودہ دور مکمل کرنے کے بعد کل رات یورپ روانہ ہو گئے۔

آپ نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ کراچی میں میری آمد کے بعد سے صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ مسٹر الیف گذشتہ جمعرات کو دہلی سے کراچی پہنچے تھے۔

پاکستانی حکام نے بھی مسٹر الیف کے ساتھ اپنی موجودہ بات چیت کے متعلق کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ مسٹر الیف نے صرف اتنا کہا کہ جمعرات کو ہوائی اڈے پر میں نے جو کچھ کہا تھا اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا ہے اس وقت مسٹر الیف نے کہا تھا کہ میں نے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کو نہری تنازعہ کے تصفیہ کے سلسلے میں کوئی نئی تجاویز پیش نہیں کی ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ بعد میں کسی مرحلے پر میں نئی تجاویز پیش کروں۔ آپ نے کہا کہ میں موجودہ صورت حال کے بارے میں بینک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کو رپورٹ پیش کروں گا۔

ایک اطلاع کے مطابق مسٹر الیف کی موجودہ بات چیت کے پیش نظر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ نہری تنازعہ کے سلسلے میں بھارت اور پاکستان کی ایک وزارتی کانفرنس عنقریب عالمی بینک کے زیر اہتمام یورپ میں منعقد ہو گی اگر ضرورت پڑی تو مسٹر الیف اس سلسلے میں ایک بار پھر برصغیر آئیں گے۔

مسٹر سہروردی علاج کے لئے زیورچ جائیں گے

کراچی ۴ فروری۔ پاکستانی عوامی لیگ کے کنوینر اور سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی اپنے علاج کے لئے آج صبح زیورچ روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ چھ ہفتے تک ملک سے باہر رہیں گے۔

بھارتی وزیر خزانہ مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۴ فروری۔ بھارتی دارالحکومت میں چند روز سے یہ افواہیں گرم ہیں کہ وزیر خزانہ مسٹر کرشنا ماچاری مستعفی ہو گئے ہیں

مسٹر کرشنا ماچاری کے خلاف گذشتہ ایک ماہ سے "مندھڑا سکینڈل" کے سلسلے میں کھلی نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ مندھڑا سکینڈل کا تعلق قومی انشورنس کارپوریشن (؟) تشکیل سے ہے جس میں حکومت نے ایک مارواڑی تاجر ہری داس مندھڑا کے زیر انتظام بعض فرموں کے حصص ڈیڑھ کروڑ روپے میں خرید کئے ہیں (؟)

مصر اور شام میں ریفرینڈم

قاہرہ ۴ فروری۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق ۲۱ فروری کو مصر اور شام میں رائے شماری ہو گی جس کے ذریعہ دونوں ملکوں کو ملا کر ایک کر دینے کے فیصلے کے متعلق عوام کی منظوری حاصل کی جائے گی۔

مصر کے نیم سرکاری اخبار الشہاب کی اطلاع کے مطابق شام کے صدر قوتلی بدھ کو شامی پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ مصر کے صدر ناصر کو نئی یونین کا صدر بنا دیا جائے صدر قوتلی اسی روز شام کی تمام سیاسی پارٹیوں کو توڑنے کا بھی اعلان کریں گے تاکہ ان کی جگہ مصر کی طرز پر نیشنل یونین بنائی جائے۔

دریں اثنا عراق کے سابق وزیر اعظم مسٹر فاضل جمالی نے مصر اور شام کی یونین پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے عوام کا گلا گھونٹنے کا ایک اور طریقہ کہا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیل ان دونوں ملکوں کے درمیان موجود ہے اس وقت تک یونین قائم نہیں ہو سکتی۔ ان ملکوں کو چاہئے پہلے اسرائیل کو ختم کریں پھر یونین قائم کرنے کی باتیں کریں۔ مسٹر فاضل جمالی نے عراق اور اردن کی یونین قائم کرنے کی حمایت کی۔

ایک اور اطلاع کے مطابق ولی عہد مراکش مولائے حسن سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچ گئے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ مراکش سے سعودی عرب تک ایک عرب بلاک قائم کرنے کی تجویز پر شاہ سعود سے تبادلہ خیال کریں گے۔ اس بلاک میں تونس اور لیبیا کو بھی شامل کیا جائے گا۔

پاکستان کے لئے روس کی اقتصادی و فنی امداد

ڈھاکہ ۴ فروری۔ روس کا جو پارلیمانی وفد آج کل پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ اس کے لیڈر مسٹر بینڈ کنتوف نے کہا ہے کہ اگر پاکستان چاہے تو روس اسے اقتصادی فنی اور دوسری قسم کی امداد باہمی سمجھوتوں یا اقوام متحدہ کے ذریعے مہیا کر دے گا۔

(ص) گئے۔ لیکن اس کے بعد ان حصص کی قیمت گر گئی اور حکومت کو چالیس لاکھ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

معاوضہ کا بل قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائیگا

غلط اور مبالغہ آمیز دعاوی کی جانچ پڑتال کیلئے پاکستانی حکام بھارت جائیں گے

کراچی ۴ فروری۔ مرکزی وزیر بحالیات حاجی مولا بخش سومرو نے کہا ہے کہ دعویدار مہاجرین کو معاوضہ دینے کی سکیم مسودۂ قانون کی صورت میں قومی اسمبلی کے آئندہ (بجٹ) اجلاس میں پیش کی جا رہی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اس سکیم پر عمل درآمد میں کچھ وقت لگیگا کیونکہ اس سے پہلے تمام مہاجروں کے دعاوی کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔

وزیر بحالیات نے جو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے کہا کہ معاوضے کی سکیم پر عمل درآمد میں متوقع تاخیر کی ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ "میں اس بات کا یقین کر لینا چاہتا ہوں کہ تمام جعلی دعاوی مسترد کر دیئے گئے ہیں اور مبالغہ آمیز دعاوی میں کمی کر کے انہیں جائداد کی حقیقی مالیت کے مطابق کر دیا گیا ہے۔"

وزیر بحالیات نے بتایا کہ عنقریب پاکستانی افسروں کی ایک جماعت بھارت جا کر ان مہاجروں کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرے گی۔ جنہوں نے پاکستان میں دعاوی داخل کئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ بھارتی حکومت نے اس سلسلے میں متعلق ریکارڈ مرتب کئے ہیں اور حکومت پاکستان کو اس ریکارڈ کے مطالعہ سے دعاوی کی تصدیق کے سلسلے میں کافی مدد ملے گی۔

مسٹر سومرو نے مزید کہا کہ حقیقی دعویداروں کو معاوضہ دینے کا کام اتنا بڑا ہے کہ پوری رفتار سے کام کرنے کے باوجود اسے دو سال سے کم عرصے میں نمٹانا ممکن نہیں ہو گا۔ مزید برآں میں یہ نہیں چاہتا کہ جن مہاجروں کے دعاوی کی تصدیق ہو چکی ہے انہیں ان لوگوں سے کچھ زیادہ فائدہ پہنچ جائے جن کے دعاوی کی تصدیق ابھی باقی ہے۔

وزیر بحالیات نے بتایا کہ حکومت غیر دعویدار مہاجرین کی عبوری امداد کا دائرہ عمل وسیع کرنے کے سوال پر بھی غور کر رہی ہے۔ تاکہ کچھ اور قسم کے مہاجرین بھی جنہیں فوری امداد کی ضرورت ہے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

آپ نے کہا "مرکزی وزارت بحالیات نے حکم جاری کیا ہے کہ کسی دعویدار مہاجر کو کسی حالت میں بھی مرکزی حکومت کی قبل از وقت منظوری کے بغیر متروکہ املاک سے بے دخل نہ کیا جائے۔"

مسٹر سومرو نے کہا "یہ حکم متعدد ایسی شکایتوں کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے کہ بہت سے مہاجرین کو بالخصوص مغربی پاکستان میں کسی نہ کسی بنا پر کسٹوڈین کی عدالتوں کے احکام کے تحت بے دخل کیا جا رہا ہے۔ اور اس بات کا کوئی خیال نہیں رکھا جا رہا ہے کہ ان کے دعاوی زیر سماعت ہیں یا وہ گذشتہ کئی برس سے متروکہ املاک پر قابض ہیں۔

مرکزی حکومت کے حکم میں کہا گیا ہے کہ اگر ماتحت عدالتیں کسی دعویدار مہاجر کی بے دخلی کا حکم جاری کر دیں تو بھی اس حکم پر مرکزی حکومت کے مشورے کے بغیر عمل درآمد نہ کیا جائے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق مسٹر سومرو نے کہا کہ دعاوی کی جانچ پڑتال کے لئے جو پاکستانی افسر بھارت جائیں گے۔ وہ "نمونے کے طور پر" بعض دعاوی کی تصدیق بھی کریں گے۔

آپ نے مزید بتایا کہ معاوضے کی سکیم کے تحت کسی ایک شخص کو اس کے کلیم کے قطع نظر زیادہ سے زیادہ ساڑھے چار سو ایکڑ اراضی الاٹ کی جائے گی۔

وزیر موصوف نے بتایا کہ دعاوی کی تصدیق کا کام تیزی کے ساتھ مکمل کرنے کے لئے اور عملہ مقرر کیا جائے گا۔

مسٹر سومرو نے اس اطلاع کی تردید کی کہ معاوضے کی سکیم کے متعلق مغربی پاکستان کی حکومت اور مرکز کے درمیان کوئی اختلاف رائے موجود ہے۔